REGD No. L. 5254 93

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ
۲۳ ربیع الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۵/۱۰ ۲۸ اخاء ۱۳۳۵ھ ش ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور افتتاحی خطاب

اجتماع میں ۹۱ مجالس کے قریباً دو سو نمائندوں اور ایک ہزار سے زائد زائرین کی شرکت

ربوہ ۲۷ اکتوبر۔ کل نماز جمعہ کے بعد دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقام اجتماع میں تشریف لا کر انصار اللہ کو اپنے بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ اور ایک پُرسوز دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

اپنے افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ وہ "انصار اللہ" ہونے کی حیثیت میں خدا کی طرف منسوب ہوتے ہیں فرمایا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے ضروری ہے کہ تم بھی انصار اللہ کی تنظیم کو ابدی حیثیت دینے کی کوشش کرو۔ اور اپنے اندر محبت و فدائیت کا وہی رنگ پیدا کرو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تھا حضور نے فرمایا اگر تم دعاؤں پر زور دو گے۔ اور اطفال اور خدام کی صحیح رنگ میں تربیت کرتے چلے جاؤ گے۔ تو انصار اللہ کی تنظیم بھی ہمیشہ قائم رہے گی۔ کیونکہ جو آج خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں۔ کل وہی انصار اللہ کی جگہ سنبھال لیں گے۔ اگر نسلاً بعد نسل محبت خدا اور روحانیت کا وہ رنگ جو صحابہؓ کا طرۂ امتیاز تھا آئندہ نسلوں میں منتقل ہوتا چلا جائے۔ تو پھر خلافت بھی قیامت تک چلتی چلی جائے گی۔ اور بڑے سے بڑا فتنہ بھی جماعت کو خلافت کی برکات سے محروم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ روح پرور خطاب ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فدائیت اور عشق رسولؐ کے ایمان افروز واقعات نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائے اور بتایا کہ صحابہؓ نے دین کی خاطر قربانیاں کر کے کس کس رنگ اور طریق پر اپنے انصار اللہ ہونے کا ثبوت دیا۔ حضور کے اس پُر معارف خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔

اجتماع میں شامل ہونیوالی مجالس

امسال اجتماع میں ۹۱ مجالس کے قریباً ۲۰۰ نمائندے شرکت کر رہے ہیں علاوہ ازیں بیرونی مجالس کے بہت سے انصار اللہ زائرین کی حیثیت سے بھی آئے ہوئے ہیں چنانچہ کل کے افتتاحی اجلاس میں ایسے زائرین کی تعداد ایک ہزار سے بھی اوپر تھی۔ مجالس اور ممبران کی شرکت کے لحاظ سے یہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ گزشتہ سال کے اجتماع سے زیادہ بارونق اور کامیاب ہے۔ گزشتہ اجتماع کے موقعہ پر ستر مجالس کے ۱۰۷ نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اور زائرین کی حیثیت سے شریک ہونے والے انصار کی تعداد صرف ۵۸۰ تھی۔ موجودہ اجتماع کی جو تعداد اوپر درج کی گئی ہے۔ وہ افتتاحی اجلاس شروع ہونے تک آنے والے ممبران پر مشتمل ہے۔ آج کے اجلاس میں مزید نمائندگان اور زائرین کے آنے کی توقع ہے۔ اجتماع میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی مجالس کے علاوہ ہندوستان اور شام کی مجالس انصار اللہ کے نمائندے بھی شرکت کر رہے ہیں۔

مقام اجتماع

اجتماع امسال انصار اللہ مرکزیہ کے زیر تعمیر دفتر کے احاطہ میں ہو رہا ہے جس میں محراب دار دروازے لگا کر اور سرخ بجری کی روشیں کاٹ کر صفائی اور تنظ نسق کا خاص اہتمام کیا گیا ہے اور اجلاسوں کے انعقاد کے لئے خوبصورت شامیانوں کی ایک علیحدہ جلسہ گاہ بنائی گئی ہے۔ جس میں سٹیج پر بھی نشست کا اہتمام مشرقی طرز پر کیا گیا ہے۔ جملہ مقررین بیٹھ کر ہی حاضرین سے خطاب کرتے ہیں۔

افتتاحی اجلاس کی مختصر روئداد

تین بجے سہ پہر کے قریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب فرمایا اور پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور اس طرح دعاؤں اور ذکر الٰہی کے روحانی ماحول میں انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کا افتتاح ہوا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد مکرم ثاقب محمد خان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک فارسی نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک قرار داد پیش کی۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دلی وابستگی اور گہری عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا گیا کہ جو لوگ خلافت کے خلاف فتنہ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے عمل سے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ جماعت مبایعین کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ قرارداد کامل اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ (قرارداد کا متن صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں) بعد ازاں محمد احمد صاحب حیدر آبادی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انصار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرنے اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ انصار حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے ساتھ اس دلی لگاؤ اور شغف کو اپنی اولادوں اور نسلوں میں روحانی ورثے کے طور پر منتقل کرتے چلے جائیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں روحانی ورثہ سے محروم نہ رہیں اور حضور علیہ السلام کے ذریعہ جو کامل رہبر ملا ہے وہ دنیا میں پھیلتی چلی جائے۔ یہاں تک کہ ساری دنیا بیک وقت اس نور سے منور ہونے لگے

(باقی دیکھیں ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء

اسلام میں نظام کی اہمیت

کل ہم نے ایک معاصر کے اداریہ کے اقتباسات پیش کئے تھے۔ جن سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کس طرح مسلمان اسلامی اصولوں سے دور ہوتے چلے گئے ہیں۔ اور اب کس طرح مغربی تہذیب وتمدن کے حملہ کی وجہ سے اسلامی اصولوں کے بالکل نیست و نابود ہو جانے کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ تو ہم کو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام ایک ایسا دین ہے۔ جس میں نظام پر بے حد زور دیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون ۔ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہٖ صفًا کانّھم بنیان مرصوص۔

یعنی اے ایمان والو۔ تم وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نہایت بُرا ہے۔ کہ تم ایسی بات کہو۔ جو تم کرتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ کہ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں۔

ان آیات سے یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آجائیگا۔ کہ ان میں سخت انتشار پھیل جائے گا۔ اور انہیں یہ احساس ہونے لگے گا۔ کہ ان کی تباہی اور اسلام کے زوال کی وجہ در اصل ان کا انتشار ہی ہے۔ اور وہ اتحاد اتحاد پکاریں گے۔ مگر اتحاد کریں گے نہیں۔ چنانچہ اس حالت کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک یہ امر نہایت بُرا ہے۔ کہ تم منہ سے تو اتحاد اتحاد پکارو۔ لیکن اس پر عمل نہ کرو۔ گویا تم ایسی بات کہتے ہو۔ جس پر عمل نہیں کرتے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تو ایسے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ جو عمل کرتے ہیں۔ اور باہم ایسا اتحاد کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ دھات کی ایک ٹھوس عمارت بن گئے ہیں۔ اگر اسلام کے دشمن ان پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ تو اس عمارت سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جس پر یہ حملہ کرتے ہیں۔ تو دشمن پر گویا لوہے کا پہاڑ گر پڑتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلامی اصولوں میں نظام کو خاص اہمیت دی ہے۔ یہاں تک کہ نظام کی روح کو قائم رکھنے کے لئے اسلامی عبادات میں بھی جماعت بندی کو داخل فرمایا ہے۔ تمام اسلامی عبادات میں نماز اپنی جداگانہ شان رکھتی ہے۔ اس میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی سخت تاکید ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ باجماعت نماز میں شامل نہیں ہوتے۔ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ باجماعت نماز کیا ہے۔ نظام کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ آگے امام الصلوٰۃ کھڑا ہوتا ہے۔ مقتدی اس کے پیچھے قطار در قطار کھڑے ہوتے ہیں۔ صفیں سیدھی بنائی جاتی ہیں۔ قیام و رکوع وسجود و قعود امام کی تقلید میں بجا لائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بعد میں جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ تو اس کو وہیں سے شروع کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک امام نماز پڑھا چکا ہے۔ بعد میں اپنی نماز پوری کر سکتا ہے۔ کتنا با نظام سلسلہ ہے۔

در اصل باجماعت نماز میں اسلامی نظام کا بنیادی پتھر رکھ دیا گیا ہے۔ اسی سے اسلامی نظام کی کیفیات کا صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یعنی مومنین کو لوہے کی ایک ایسی ٹھوس عمارت بن جانا چاہیئے۔ کہ کفر وشرک کی بڑی سے بڑی طاقتیں اس کو جنبش بھی نہ دے سکیں۔

اسلام ایک ایسا دین ہے۔ جو محض اصول پیش نہیں کرتا۔ بلکہ ان اصولوں کو عملی جامہ پہنانے کے طریقے بھی بتاتا ہے۔ اور خود اللہ تعالےٰ اس میں رہنمائی کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحافظون۔

یعنی ہم اپنے دین کی خود حفاظت کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا۔ وہاں سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا اسوۂ حسنہ بھی عطا فرمایا۔ تاکہ اسلام کے اصولوں پر عمل کر کے دکھا سکے۔ آپ سے براہِ راست یہ فیض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ قائم کر کے نظام اسلام کے قیام کی صورت پیدا کر دی۔ چونکہ یہ اسلام کی جلالی شان کے ظہور کا زمانہ تھا۔ اور دشمنانِ اسلام نے تلوار سے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔ اس لئے خلافت راشدہ کے ساتھ حکومت کو بھی لازم کر دیا۔ اور جب تک اللہ تعالےٰ کی مرضی تھی۔ یہ خلافت قائم رہی۔ اس کے بعد حکومت تو بادشاہوں کے ہاتھ میں چلی گئی۔ اور انہوں نے خلافت کا خطاب بھی اپنا لیا۔ حالانکہ اسلامی خلافت کا ان میں کوئی اہل نہیں تھا۔ اس کے باوجود اسلام کا صحیح نظام مجددین کے ذریعہ بادشاہی سے الگ اللہ تعالےٰ نے قائم رکھا۔ چنانچہ حدیث ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے مطابق ہر صدی میں مجدد آتے رہے۔ اور اس طرح بادشاہی سے بالکل الگ نظام اسلام قائم رہا۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بعض مسلمان بادشاہ نہایت دیندار تھے۔ مگر انہیں دین میں کوئی مقام حاصل نہیں تھا۔ اکثر بادشاہ تو پورے پورے دنیاوی جاہ وحشم کے دلدادہ رہتے تھے اور ان میں اور غیر مسلم بادشاہوں میں اس لحاظ سے کوئی امتیاز نہیں ہو سکتا۔ اس دورِ طویل میں جو ایک ہزار سال پر پھیلا ہوا ہے۔ مجددین کے گرد حقیقی دیندار لوگ جمع ہوتے چلے آئے۔ علمائے حق اکثر بادشاہوں اور حکام سے گریز کرتے رہے۔ البتہ بعض علماء نے علم کو دنیا داری کا ذریعہ بنایا۔ اور وہ بادشاہوں کے اشاروں پر چلتے رہے۔ اس طرح مسلمانوں میں روز بروز انتشار بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا آج یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ بقول معاصر مذکور اسلام کے نیست و نابود ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

مگر ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وعدے سچے ہیں۔ اور وہ ضرور پورے ہو کر رہتے ہیں۔ مخبر صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر خلافت کے دوبارہ قیام کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور یہ بھی اشارے فرماتے ہیں۔ کہ یہ خلافت کس طرح کی ہوگی۔ اور کون اس کا آغاز کرے گا۔ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ یہ خلافت جمالی رنگ کی ہوگی۔ یعنی بجائے تلوار کے قلم سے جہاد کا زمانہ ہوگا۔ اور یضع الحرب کا دور ہوگا۔

جیسا کہ ہم نے پچھلے اداریوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کی عبارتیں پیش کر کے ثابت کیا ہے۔ یہ خلافت قیامت تک قائم رہے گی۔ اور یہی خلافت اسلامی نظام کے زنجیر کی کڑی ہے۔ اسلام کا انتشار اسی سے ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ہی ایک کامل نظام کے ساتھ دنیا میں اشاعتِ دین کا کام کر رہی ہے۔ اور بنیانِ مرصوص کا نمونہ بنی ہوئی ہے۔

ضروری اعلان

اجتماع انصار اللہ پر آنے والے احباب "توضیح مرام" لیتے جاویں

۲۶، ۲۷ اکتوبر کو انصار اللہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ تمام مجالس کے نمائندگان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آنے والے احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "توضیح مرام" جو انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے امتحان کے لئے مقرر ہے۔ اور ۲ دسمبر کو جس کا امتحان ہوگا۔ ربوہ سے لیتے جاویں۔ یہ کتاب "الشرکتہ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ" سے مل سکے گی۔

قمر الدین قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ماہ باقی ہیں۔ لہذا تمام جماعتوں کے کارکنان مال سے التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے خاص کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت:۔ مخدوم نذیر احمدؐ صاحب ایم۔ ایس۔ سی سابق فروٹ سپیشلسٹ ۱۲ اکتوبر ۵۶ء کو اپنے وطن میانی ضلع سرگودھا میں فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ اولاد کوئی نہیں چھوڑی۔ عرصہ چھ سال سے ٹی بی کے مریض تھے۔ اخبار الفضل کے عاشق تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ عبد الرحمٰن شاکر کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

منافقین نے خلافت کے مبارک نظام اور جماعت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہے

ہم ہرگز انہیں جماعت مبایعین کے افراد نہیں سمجھتے

مختلف احمدی جماعتوں کی طرف سے متفقہ قراردادیں

جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ جہلم فتنہ حالیہ میں حصہ لینے والے ان تمام شرپسندوں سے جن کے نام جماعت ربوہ اور لاہور کے ریزولیوشن میں شائع ہوئے ہیں لاتعلقی کا اظہار کرتی ہے۔ چونکہ انہوں نے کسی خاص مقامی جماعت کے خلاف یہ فتنہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ جیسا کہ ان کے متعلق مختلف شائع شدہ بیانات سے ثابت ہو چکا ہے۔ انہوں نے براہ راست موجودہ خلافت کے مبارک نظام کو درہم برہم کرنے اور جماعت احمدیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ جہلم کے تمام افراد اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی اس فتنہ انگیزی کا پورے طور پر سدباب کرتے ہوئے انہیں ساری جماعت احمدیہ سے خارج شدہ قرار دیا جائے:

یہ امر واضح ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے عزل کے لئے اسی قسم کا فتنہ اٹھایا گیا تھا۔ ان کے خلاف بھی اسی قسم کے الزامات لگائے گئے۔ اور ان کے نظام خلافت کو تباہ و برباد کرنے کی سازشیں کی گئیں جو آخر کار مسلمانوں کی پراگندگی پر منتج ہوئیں

پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضور کے خلاف بھی پیغامیوں نے (جو آج آپ کی عزت و تکریم کے تحفظ کا دعوےٰ کر رہے ہیں) یہی فتنہ بپا کیا۔ اخبار پیغام صلح جو ساری عمر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ کرتا رہا۔ وہ آج حضور کے لڑکوں میاں عبدالوہاب صاحب اور مولوی عبدالمنان صاحب کے ساتھ مل کر آپ کی عزت و احترام کا دعویدار بن بیٹھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ پیغامیوں کو جماعت احمدیہ کے ساتھ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ انتہائی بغض اور کینہ ہے۔ حالانکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ یہ حضور کی ذات بابرکات ہی تھی جس نے اس فتنہ کے دوران میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مخالفین کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور اب بھی حضور کی خداداد فہم و فراست نے اس فتنہ کے خطرناک نتائج کو پیش از وقت بھانپ لیا۔ اور جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ پھر اپنی سنت قدیمہ کے مطابق انتشار اور پراگندگی سے بچا لیا۔ اور منافقین کو اپنے مقصدوں میں خائب و خاسر کیا۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ

میاں عبدالوہاب صاحب نے جن خیالات کا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اظہار کیا ہے۔ وہ نہایت ہی مذموم ہیں۔ اور ان کی اندرونی منافقت کو ظاہر کرتے ہیں ایک معمولی سے معمولی ایمان رکھنے والا احمدی بھی انہیں برداشت نہیں کر سکتا۔

پھر انہوں نے مرزا فضل احمد صاحب مرحوم ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو نہایت مذموم اتہام لگایا ہے اس کو جماعت احمدیہ جہلم غائت درجہ کی قبیح حرکت خیال کرتی ہے۔ اس سے یہ صاف پتہ چل جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اولؓ کی اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی دشمنی اور مخالفت میں کس قدر بیباک ہو گئی ہے۔

پس ان حالات کے زیر اثر جماعت احمدیہ جہلم کا یہ اجلاس جماعت ہائے ربوہ اور لاہور کے ریزولیوشن کی پرزور تائید کرتے ہوئے اس بات پر متفق ہے کہ ان تمام افراد کو جن کے نام مذکورہ بالا ریزولیوشن میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کو ساری جماعت احمدیہ مبایعین سے خارج شدہ قرار دیا جائے۔ تا اس فتنہ کا قطعی طور پر قلع قمع ہو سکے

اگر یہاں مقامی جماعت احمدیہ جہلم میں بھی آئندہ کوئی ان کی قماش کے لوگ ثابت ہوئے۔ تو ان کے متعلق بھی ایسا ہی ریزولیوشن پاس کیا جائے گا:

ہم ہیں حضور کے غلام جمیع افراد جماعت احمدیہ جہلم بوساطت امیر جماعت احمدیہ (مولوی عبدالمغنی صاحب)

جماعت احمدیہ گوجرہ

یہ اجلاس اس گندے عنصر سے کامل برأت کا اظہار کرتا ہے۔ جس نے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دشمنی کا ثبوت دیا۔ اور ایسی روش اختیار کی۔ جس سے جماعت میں انتشار پیدا ہو جانے کا امکان تھا

یہ اجلاس خدا تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر صدق دل سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ برحق اور پسر موعود سمجھتا ہے۔ اور اس بات پر یقین رکھتا ہے۔ کہ اسلام کی ترقی آپ ہی کے مبارک ہاتھوں سے ہونی مقدر ہے:

یہ اجلاس متفقہ طور پر ان فتنہ پرداز لوگوں کو جماعت احمدیہ کے افراد تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے زندہ نشان حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اس بڑھاپے اور بیماری کے عالم میں دکھ پہنچانے کی کوشش کی۔ اور حضور سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو جو دیدہ دانستہ ایسے گناہ میں شامل ہیں۔ اور صدق دل سے حضور کے قدموں میں آکر تلافی مافات نہیں کرتے جماعت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیا جائے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور

جماعت احمدیہ بھیرہ

جماعت احمدیہ بھیرہ نے ۱۲/۱۰/۵۶

ایک خواب

مکرم ملک عمر علی صاحب بی۔ اے رئیس ملتان نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی ایک خواب ارسال کی ہے۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

خاکسار نے خواب میں دیکھا ہے کہ "غلام رسول چک ۳۵ کے گھر میرے بعض احمدی دوست گئے ہیں۔ اور اس نے بہت سی بھڑیں پالی ہوئی ہیں۔ اور اندیشہ ہے کہ وہ بھڑیں ان احمدی احباب کو ڈس نہ لیں۔ میں ان احمدیوں کو روکتا ہوں۔ کہ وہ اس کے گھر نہ جائیں۔ تا کہ بھڑوں کے شر سے محفوظ رہیں۔"

خاکسار نے اس سے قبل غلام رسول کو دیکھا نہیں ہے اور غلام رسول اور احمدی دوستوں کی شکلیں جو خواب میں دیکھیں وہ بھی اب یاد نہیں ہیں۔ لیکن بھڑوں کا دیکھنا اچھی طرح یاد ہے۔ وہ پیلے رنگ کی سرخی مائل بھڑیں ہیں۔

حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ جماعت کو ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھے اور بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام خاکسار ملک عمر علی احمد

مندرجہ بالا خواب کی بنا پر احمدی دوستوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے تاکہ وہ منافقین کے شر سے محفوظ رہیں:

کو نماز جمعہ کے بعد اجلاس عام میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی۔

ہم جماعت احمدیہ ربوہ۔ لاہور اور راولپنڈی کی منافقین کے متعلق قراردادوں کے ساتھ کلی طور پر اتفاق کرتے ہیں۔ اور ان جماعتوں کو ان کے اس مستحسن اقدام پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہم اس شخص سے کلی طور پر برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسے اپنی جماعت کا فرد نہیں سمجھتے۔ جو سلسلہ عالیہ کے نظام پر معترض ہو۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت حقہ پر پورا پورا یقین نہ رکھتا ہو۔

میاں عبدالمنان صاحب عمر نے جو بیان پیغام صلح میں شائع کروایا ہے۔ وہ مبہم اور ذو معنی ہے۔ اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے وابستگی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے عقیدت کا اظہار قطعاً مفقود ہے۔ اس بیان میں منافقین کے الزامات کی تردید کرنے کی بجائے انہیں خوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ بھیرہ میاں عبدالمنان اور میاں عبدالوہاب اور ان کے ہمنواؤں کو جماعت مبایعین میں شامل نہیں سمجھتی۔ کیونکہ ان کے **اقوال و افعال ثابت کرتے ہیں۔ کہ وہ جماعت میں انتشار پیدا کرنے پر مصر ہیں۔ اور منافقت دکھا رہے ہیں۔** ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی سازشوں اور شرارتوں کو ناکام کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ترقی دیگا۔ آمین۔

خاکسار محمد یوسف بی اے بی ٹی امیر جماعت احمدیہ بھیرہ۔

جماعت احمدیہ نصرت آباد

جماعت احمدیہ نصرت آباد نے مورخہ ۱۹ ۵۶ کو بعد نماز جمعہ مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی۔

جماعت احمدیہ نصرت آباد سندھ۔ انجمن احمدیہ ربوہ۔ لاہور اور راولپنڈی کی قراردادوں کی تائید کرتے ہوئے حضرت اقدس کی خدمت میں درخواست کرتی ہے۔ کہ مولوی عبدالوہاب عمر۔ مولوی عبدالمنان صاحب۔ مولوی علی محمد اجمیری۔ غلام رسول ۳۵۔ محمد یونس ملتانی۔ فیض الرحمٰن فیضی اور دیگر اس قسم کے منافقین کو جن کے اسماء ان قراردادوں میں آچکے ہیں۔ اور جنہوں نے باوجود حضور کے توجہ دلانے اور صحیح راستہ بتانے کے کھلے الفاظ میں عائد شدہ الزامات کی تردید نہیں کی۔ جماعت سے خارج قرار دیا جائے۔ جماعت نصرت آباد ایسے تمام افراد سے کامل بے تعلقی کا اظہار کرتی ہے۔ حضور کے خدام جماعت احمدیہ نصرت آباد سندھ۔ بذریعہ محمد عبداللہ پریذیڈنٹ نصرت آباد اسٹیٹ سندھ۔

جماعت احمدیہ ظفروال و مراڑہ ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ ظفروال و مراڑہ کا ایک عام اجلاس مورخہ ۱۹ ؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت چودھری عبدالباری صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ ظفروال و مراڑہ کو یقین ہے کہ میاں عبدالمنان صاحب کا جو بیان شائع ہو چکا ہے۔ وہ فریب اور چال پر مبنی ہے۔ اور ان کے دلی نفاق کی غمازی کرتا ہے۔ اس بیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے عقیدت اور جماعت سے وفاداری کا فقدان ہے۔

(۲) جن جن جماعتوں نے منافقین سے بیزاری اور تعلقات کے انقطاع کا اظہار کیا ہے۔ جماعت ہذا ان کو استحسان کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور ان جماعتوں کی پُرزور تائید کرتی ہے۔ اور جملہ منافقین کو جماعت کا فی الواقعہ فرد تسلیم نہیں کرتی

(۳) سنہالی زبان میں احمدیہ لٹریچر کی اشاعت کے متعلق حضرت اقدس کے کشف کے پورا ہونے پر جماعت ہذا اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتی ہے۔ اور اس لٹریچر کی اشاعت کے لئے اپنی طرف سے ایک حقیر رقم مبلغ گیارہ روپے بطور اظہار تشکر پیش کرتی ہے۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرائط بیعت میں سے دسویں شرط کو جماعت نے کھڑے ہو کر لفظاً لفظاً دہرایا۔ اب ہر احمدی کا یہی عہد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ذات اقدس کے ساتھ ہے۔

(جملہ افراد جماعت ظفروال و مراڑہ)

جماعت احمدیہ نبی سر روڈ

مورخہ ۱۹ ؍ اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی:۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ نبی سر روڈ متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتے ہیں۔ وہ منافقین جن کا موجودہ فتنہ میں ملوث ہونے کا ثبوت مل چکا ہے۔ ہم ان کو جماعت احمدیہ کا رکن تصور نہیں کرتے۔ نہ ہم ان کو مقامی جماعت کے لئے کسی عہدہ کے لئے منتخب کریں گے۔ اور نہ ہی کسی مرکزی عہدہ کے لئے ہماری تائید انہیں حاصل ہو سکتی ہے۔ ہم ان کو منافق سمجھتے ہیں۔ اور کلی طور پر جماعت احمدیہ سے خارج تصور کرتے ہیں۔ منور خالد قائد مجلس خدام الاحمدیہ نبی سر روڈ۔

جماعت احمدیہ سکھر

ہم افراد جماعت احمدیہ سکھر خلافت کے ساتھ کامل وابستگی کا اعلان کرتے ہیں۔ اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق اور مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور ہر قسم کی روحانی برکات کا حصول حضور کے دامن سے وابستگی کے ساتھ یقین کرتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی اولاد جو موجودہ فتنہ میں ملوث ہے، سے کلی لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ قریشی عبدالرحمٰن سیکرٹری جماعت احمدیہ سکھر۔

جماعت احمدیہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ داتا زیدکا ضلع سیالکوٹ کا ایک عام اجلاس مورخہ ۲۱ ۵۶ کو زیر صدارت چودھری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا منعقد ہو کر حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا:۔

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ لاہور۔ ربوہ نے مولوی علی محمد اجمیری۔ میاں عبدالوہاب۔ میاں عبدالمنان عمر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق جو ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ ہم بھی متفقہ طور پر ان کی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ بلکہ جماعت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس فتنہ کے سدباب کے لئے صرف اسی قدر اقدام ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ان کی کارروائیوں سے لاہور اور ربوہ کے علاوہ تمام جماعتہائے احمدیہ کو بھی پوری طرح محفوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انہیں جماعت مبایعین سے خارج شدہ قرار دیا جائے۔ تاکہ انہیں جماعت میں انتشار پھیلانے کا موقعہ نہ مل سکے۔ ہم ان لوگوں کو جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ خود اپنے عمل سے ایسا ثابت کر چکے ہیں۔

جملہ افراد جماعت احمدیہ داتہ زیدکا (بذریعہ چودھری بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ داتہ زیدکا)

جماعت احمدیہ احمد نگر

جماعت احمدیہ احمد نگر کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس ہوئی۔

(۱) منافقین سلسلہ جن کا اخبار الفضل میں نام آچکا ہے۔ ہرگز جماعت احمدیہ کے فرد نہیں کہلائے جا سکتے۔ لہذا ہم انجمن ہائے احمدیہ کے ریزولیوشنز کے ساتھ پورے طور پر متفق ہیں۔ (۲) مورخہ ۸ ؍ اگست ۱۹۵۶ء کے اخبار پیغام صلح میں جو بہتان ہمارے دل و جان سے پیارے آقا پر تراشا گیا ہے۔ سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے۔ حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہرگز ہرگز کوئی نامناسب اور نازیبا لفظ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی شان کے خلاف نہیں فرمایا۔

(۳) مولوی علی محمد اجمیری کی تجویز نہایت ہی فضول اور بے معنی ہے۔ کہ خلیفہ وقت کی موجودگی میں کوئی کمشن مقرر کیا جائے۔

محمد عبداللہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ احمد نگر۔

جماعت احمدیہ بہاول پور

جماعت احمدیہ بہاول پور نے ۱۹ ؍ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

جماعت احمدیہ بہاول پور کا یہ اجلاس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق یقین کرتا ہے۔ اور حضور سے مدینہ والے عہد کی تجدید کرتا ہے۔ اور عہد کرتا ہے۔ کہ ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ بہاول پور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وفادار خدام میں شامل رہیں گے۔ اور کسی فرد کی منافقت ہم پر ہرگز اثر انداز نہیں ہوگی۔ یہ اجلاس ان تمام منافقوں اور فتنہ پردازوں سے کلی لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے۔ جن کا اندرونہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ان سے بھی جو ابھی تک مخفی ہیں۔ **ان لوگوں نے اپنے اعمال سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ درحقیقت جماعت احمدیہ کا حصہ نہیں ہیں۔** لہذا یہ اجلاس فیصلہ کرتا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کبھی کوئی فرد بہاول پور آیا۔ تو وہ ہرگز جماعت احمدیہ بہاولپور کا فرد شمار نہ ہوگا۔ اور نہ اس کے قول و فعل کی کوئی ذمہ داری جماعت احمدیہ بہاولپور پر ہوگی۔

دستخط ممبران جماعت احمدیہ بہاول پور۔

جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بروز جمعہ جماعت احمدیہ ڈسکہ نے متفقہ طور پر حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔ میاں عبدالمنان میاں عبدالوہاب اور ان کے رفقاء نے جماعت احمدیہ کے مقدس امام ہمام کے خلاف جو منافقانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ اس سے برأت کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کو اپنی جماعت کا حصہ تصور نہیں کرتی۔ اور نہ ان کا جماعت سے کچھ تعلق تسلیم کرتی ہے۔ **کیونکہ انہوں نے خود ہی ایسی نازیبا حرکات کو بروئے کار لا کر اپنے آپ کو جماعت سے علیحدہ کر لیا ہے۔ اور اپنے اخراج پر اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔** یہ لوگ جماعت احمدیہ میں منافرت پھیلانے کی مذموم حرکات کے موجب ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ جماعت کا حصہ تصور نہیں کئے جا سکتے۔ ہم جماعت احمدیہ ڈسکہ کے تمام افراد جماعت احمدیہ لاہور جماعت احمدیہ ربوہ اور جماعت احمدیہ راولپنڈی کے ریزولیوشنوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں۔ کہ وہ ہمیں اپنی حقیقی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار محمد ابراہیم عابد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ۔

خدام الاحمدیہ کے سولھویں سالانہ اجتماع کی ایک جھلک

۶۷ مجالس کے ۱۵۰۴ خدام نے کھلے میدان میں دن اور رات کسطرح بسر کئے

اجتماعی ذکر الٰہی، تسبیح و تحمید، علمی اور ورزشی مقابلے، خدمت دین و قوم کیلئے تعمیری تجاویز پر غور

خدام الاحمدیہ کا سولہواں سالانہ اجتماع ربوہ میں ۱۹ اکتوبر سے ۲۱ اکتوبر تک اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ ۶۷ مجالس کے ۱۵۰۴ خدام تین دن اور رات کھلے میدان میں نصب کئے ہوئے ۱۱۲ خیموں میں ایک خاص نظم اور ضبط کے ساتھ مقیم رہے۔ ان کا مقصد دنیوی انجمنوں کی طرح ایک ایسا کیمپ لگانا نہیں تھا۔ کہ جس میں وہ اپنے لئے تفریح اور دلبستگی کا سامان مہیا کر سکیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے یہ نوجوان خدام اپنے گھروں اور شہروں کو چھوڑ کر کھلے میدان میں آکر جمع ہوئے تو محض اسلئے کہ وہ مل کر دنیا میں اسلام کی کامل فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں۔ اور اس علمی اور روحانی تربیت سے بہرہ ور ہوں۔ کہ جس کے نتیجے میں وہ خدمت اسلام کے صحیح معنوں میں اہل بن سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اجتماعی ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید میں بھی حصہ لیا اور علمی اور ورزشی مقابلوں میں بھی وہ پیش پیش رہے۔ پھر خدمت دین و قوم کے لئے تعمیری تجاویز پر بھی بحث کی اور اس طرح وہ تربیت و اصلاح کے ایک خاص پروگرام کے تحت تین دن گذارنے کے بعد ایک نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ وہ نیا جوش اور نیا عزم یہی تھا کہ وہ دنیا میں خدمت اسلام کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اور اپنے مولا سے ایسا حقیقی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ جس کے نتیجے میں انہیں اس کے مقبول بندوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہو سکے

اجتماعی ذکر و فکر

اجتماعی ذکر الٰہی میں پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد درس القرآن، درس الحدیث اور دعاؤں کا خاص التزام شامل تھا۔ علاوہ ازیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے مستفید ہوئے۔ جو علم و معرفت اور تزکیۂ نفوس کا بہترین ذریعہ تھے۔ انہیں ایک نئے رنگ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا عرفان نصیب ہوا اور ان ہر دو کے اعتبار سے فکر و عمل کی نئی راہیں ان پر کھلیں اور دینی اور قومی فرائض کو ادا کرنے کی ایک نئی امنگ اور نیا جوش ان میں پیدا ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان روح پرور اور بصیرت افروز خطابوں کا خلاصہ الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں ہدیۂ ناظرین کیا جا چکا ہے) پھر تلقین عمل کے پروگرام کے تحت انہوں نے مختلف علمی اور دینی موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر سنیں اور اس طرح تین دن تک اجتماع کی فضاء اور اس کا پورا ماحول اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور اس کی ذات لم یزل کے اذکارِ مقدس سے گونجتا رہا۔

علمی مقابلے

اجتماع کے ایام میں خدام کی دوسری بڑی مصروفیت علمی مقابلوں میں شمولیت تھی ان مقابلوں میں حفظ قرآن مجید، تلاوت قرآن مجید، ترجمہ قرآن مجید، مطالعہ احادیث، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مضمون نویسی، تقاریر اور معلومات عامہ کے مقابلے شامل تھے۔ خدام نے ان مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس طرح علم دین میں روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ خدام کی علمی لیاقت کے لحاظ سے ہر مقابلے کے تین معیار مقرر تھے جن میں خدام نے اپنی اپنی لیاقت کے مطابق حصہ لیا۔ ہر معیار میں اول اور دوم آنے والے طلبہ انعام کے مستحق قرار پائے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔

حفظ قرآن مجید

محمد اسحٰق صاحب خلیل ربوہ — اول
بشیر احمد صاحب قادیانی۔ ربوہ۔ دوم

تلاوت قرآن مجید

منصور احمد صاحب اڈیشنل ربوہ۔ اول
مبشر احمد صاحب وسیم — دوم
بشیر احمد صاحب ابھی — دوم

ترجمہ قرآن مجید

معیار اول:۔ چوہدری محمد طفیل صاحب منیر ربوہ۔ اول
محمود عمر علی صاحب قادیان۔ دوم

معیار دوم:۔ جمیل الرحمٰن صاحب ربوہ — اول
عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ والے۔ دوم

معیار سوم:۔ سید عبد السلام صاحب — اول
بشیر احمد صاحب قادیانی۔ دوم

مطالعہ احادیث

معیار اول:۔ محمد اسحاق صاحب خلیل ربوہ۔ اول
محمود عمر علی صاحب قادیان۔ دوم

معیار دوم:۔ لطف الرحمٰن صاحب ربوہ — اول
جمیل الرحمٰن ربوہ — دوم

معیار سوم:۔ عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ والے — اول
بشیر احمد صاحب قادیانی — دوم

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

معیار اول:۔ محمد اسحاق صاحب خلیل ربوہ — اول
محمد اکبر صاحب افضل ربوہ۔ دوم

معیار دوم:۔ جمیل الرحمٰن صاحب ربوہ — اول

معیار سوم:۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب — اول
عبد السمیع صاحب — دوم

مضمون نویسی

معیار اول:۔ سید عبد الحی صاحب ربوہ — اول
منیر احمد صاحب رشید — دوم

معیار دوم:۔ محمد ادریس صاحب خلیل — اول
پرویز پرواز ی صاحب — دوم

معیار سوم:۔ ملک منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ۔ اول
منصور احمد صاحب ڈیرہ غازیخان۔ دوم

معلومات عامہ

معیار اول:۔ نصیر احمد صاحب ربوہ — اول
محمد اسحاق صاحب خلیل ربوہ۔ دوم

معیار دوم:۔ عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ والے — اول
مرزا غلام احمد صاحب سعید۔ دوم

تقریری مقابلہ

علمی مقابلوں میں تقریری مقابلہ خاص طور پر دلچسپ تھا۔ یہ مقابلہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اور منصفی کے فرائض مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے ادا کئے۔ اس میں خدام نے بڑی کثرت سے حصہ لیا۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق حسب ذیل خدام اول اور دوم قرار پائے۔

معیار اول:۔ عبد الکریم صاحب شاہد ڈسکہ سیالکوٹ — اول
عطاء الکریم صاحب ربوہ — دوم

معیار دوم:۔ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ربوہ — دوم
منور احمد صاحب جاوید گنج مغلپورہ — دوم

معیار سوم:۔ عزیز الرحمٰن صاحب منگلہ والے — اول
منور احمد صاحب نمی ربوہ — دوم

یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اگرچہ صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے معیار دوم میں حصہ لیا تھا لیکن آپ تینوں معیاروں میں مجموعی طور پر اول قرار پائے اس طرح آپ نہ صرف معیار دوم میں اول رہے بلکہ مجموعی لحاظ سے اول رہنے کا خصوصی امتیاز بھی آپ نے حاصل کیا۔ اس میں شک نہیں آپ کی تقریر نفس مضمون انداز بیان اور فن تقریر کے اعتبار سے نمایاں شان کی حامل تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نیز یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس مقابلہ میں خلیل الرحمٰن صاحب کراچی سپیشل انعام کے مستحق قرار پائے

فی البدیہہ تقاریر

اس موقعہ پر فی البدیہہ تقریری مقابلہ بھی ہوا۔ اور بہت سے خدام نے مختلف دینی موضوعات پر جو انہیں وقت کے وقت بتائے جاتے تھے۔ اچھی برجستہ تقاریر کیں۔ اس مقابلہ میں منصفی کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے چنانچہ آپ کے فیصلے کے مطابق محمد اسحٰق صاحب خلیل اول قرار پائے۔ نیز جمیل الرحمٰن صاحب رفیق اور عبد الشکور ملک صاحب نے دوم پوزیشن حاصل کی۔

(باقی صفحہ سات پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب توضیح مرام کا امتحان

جماعت احمدیہ کی مجالس انصار اللہ کے امتحان فتح اسلام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ۲ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار کو امتحان ہوگا۔ احباب انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ سے مل سکتی ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے اس کتاب کے مضامین کا کسی قدر خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) بائیبل اور احادیث و اخبار کی رو سے ایلیاءؑ اور عیسٰےؑ کا آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دوبارہ نزول کی حقیقت بیان فرمائی ہے اور ایلیاء کی مثال سے اسے واضح کیا ہے اور حسب اعلام والہام الٰہی مثیل مسیح کی پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔

(۲) یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دوبارہ آنے سے اُس کی خُو بُو پر آنے والا مراد ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں کفار کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آسمان پر جانے کا مطالبہ اور اس کے جواب کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم (بخاری) کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور کسر صلیب اور قتل خنزیر کا مطلب بیان کیا گیا ہے۔

(۳) اس بات کے ثبوت میں کہ مسیح اول اور مسیح ثانی دو الگ الگ وجود ہوں گے۔ بخاری شریف سے دونوں مسیحوں کے الگ الگ حلیے بیان کئے گئے ہیں۔ نیز اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ مسیح نبی کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیئے۔

(۴) محدث کی تعریف بیان کر کے فرماتے ہیں۔ نبوت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اُس میں پائے جائیں۔ نیز باب نبوت اور وحی کے مسدود ہونے کا جواب دیا گیا ہے۔

(۵) حدیث لم یبق من النبوۃ الا المبشرات کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ نیز بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلےٰ مقام اور برتر مرتبہ آپؐ کی ذات پر ختم ہو گیا ہے۔

(۶) مراتب قرب و محبت کی تین اقسام کا ذکر کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی تک نبیں اور مسیحؑ نہیں پہنچ سکتے۔

(۷) نزول ملائک کی حقیقت اور ان کے کام بیان کئے گئے ہیں۔ اور ملائکہ کا تعلق ستاروں سے کیا ہے۔

(۸) وحی کے وقت اللہ اور رسولوں کے درمیان ملائک کا واسطہ ہونا اور اجرام سماویہ سے متعلقہ نفوس نورانیہ کو قرآن میں ملائکہ یا جنات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(۹) خواص الناس۔ خواص الملائک سے افضل ہیں اور اس کا ثبوت۔

(۱۰) سورہ والشمس کی نہایت لطیف تفسیر اور قرآن شریف میں مخلوق چیزوں کی قسم کھانے کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔

(۱۱) نزول جبریل کی حقیقت۔ نیز وحی کے وقت توسط ملائک کا عین قانون قدرت کے موافق ہونا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱۲) اولیاء اور انبیاء کے رویا۔ الہامات اور کشوف کو دوسرے لوگوں کے رویا وغیرہ کی نسبت سے کیا خصوصیت حاصل ہوتی ہے وغیرہ۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم مولوی محمد علی صاحب (جو کہ پرانے صحابیوں سے ہیں) کی آنکھوں کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں کیا گیا ہے۔ کمزور بہت ہیں اور پریشان بھی ہیں جملہ بزرگان کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز میرے لڑکے محمد تقی کے کاروبار میں کچھ مشکلات درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تمام مشکلات اور روکاوٹیں دور فرمائے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

اور میرے چھوٹے لڑکے محمد رفیع کا بی کام کا امتحان ہونے والا ہے۔ مخلصین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور سلسلہ احمدیہ کا خادم بنائے۔ آمین

(محمد تقی دارالصدر غربی ربوہ)

(۲) میرے والد محترم مولوی فضل الدین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ ٹاٹا نگر ہسپتال صوبہ بہار میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان جماعت اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

بشارت احمد لاہور چھاؤنی

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی کے جواب کا تتمہ شائع ہو گیا

جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں

مندرجہ بالا مضمون ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں تقسیم کر سکنے کے پیش نظر اس کی قیمت چھ روپے فی سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد سے فوری طور پر اطلاع دیں۔ کیونکہ صرف پندرہ ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے۔

احباب تھوڑی تعداد میں بھی منگوا سکتے ہیں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر یا ٹکٹوں کے ذریعہ بھی بھیج سکتے ہیں۔ محصولڈاک اس قیمت کے علاوہ ہوگا۔ بڑی تعداد میں منگوانے والی جماعتیں قریبی اسٹیشن کا نام بھی تحریر فرمائیں۔

مطلوبہ تعداد سے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے نام اطلاع بھجوا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

جماعت کے مخلص اور مستعد نوجوانوں سے ضروری گذارش

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر ضبط و نظم اور دیگر ضروری حفاظتی انتظامات کی غرض سے حسب سابق اس سال بھی نظارت حفاظت کو ایسے مخلص اور مستعد نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو ان ایام میں اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن وجوہ ادا کر کے خدمت سلسلہ کا ثواب حاصل کریں۔

اس غرض کے لئے میں جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین حضرات سے گذارش کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت اور مجالس میں جماعت کے مخلص اور باہمت اور مستعد نوجوانوں کو اس کی تحریک فرمائیں اور جلسہ سالانہ پر آنے والے ایسے نوجوانوں کی فہرستیں ارسال کریں جن سے اس موقعہ پر کوئی نہ کوئی خدمت لی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایسے نوجوان یا پیدائشی احمدی ہوں اور یا انہیں جماعت میں داخل ہوئے کم از کم پانچ سال کا عرصہ گذر چکا ہو۔ نیز امیر جماعت باقاعدہ سفارش کرتے ہوں کہ یہ نوجوان سلسلہ کے نظام سے وابستگی رکھنے والا اور مستعد اور مخلص ہے۔

میں نوجوانوں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان کوائف کے ماتحت براہ راست بھی ہمیں جلسہ سالانہ پر اپنی آمد سے اطلاع دیں تا کہ ان کے مناسب حال کوئی خدمت اس موقع پر ان کے لئے تجویز کی جا سکے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جہاں امراء و قائدین جماعت کے مخلص نوجوانوں کو اس کی تحریک کریں گے وہاں جماعت کے نوجوان بھی میری اس گذارش پر توجہ دیں گے اور اپنے آپ کو اس مبارک و مقدس موقع پر خدمت سلسلہ کے لئے بڑھ چڑھ کر پیش کریں گے۔

ایسی اطلاعات ہمیں یکم دسمبر سے پہلے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالےٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(ناظر حفاظت ربوہ)

ولادت

میرے ماموں جان میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب ساکن عدن (عرب) کے ہاں مورخہ ۲ اکتوبر ۵۶ء کو اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نزہت سلطانہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

سلطانہ عزیز ربوہ

خدام الاحمدیہ کے سولھویں سالانہ اجتماع کی ایک جھلک

(بقیہ صفحہ ۵)

صاحب صدر کا خطاب آخر میں صاحب صدر مولانا ابوالعطاء صاحب نے تقریروں کے معیار پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے خدام کی اس میدان میں خاص طور پر حوصلہ افزائی فرمائی اور تمام دوسرے خدام کو نصیحت کی کہ وہ بھی تقریر کرنے کی مشق کریں۔ آپ نے فرمایا تقریر کرنا چنداں مشکل نہیں ابتداء میں طبیعت کے اندر ایک جھجھک محسوس ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر نوجوان جرأت نہیں کرتے حالانکہ جھجھک تھوڑی سی مشق سے دور ہو سکتی ہے۔ آپ نے کہا آج جن نوجوانوں نے انعام حاصل کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے کہ ابتداء میں وہ تقریر کرنے پر پوری طرح قادر نہ تھے۔ لیکن انہوں نے مشق جاری رکھی اور اس میں اتنی کامیابی حاصل کی کہ آج وہ انعام کے مستحق قرار پائے ہیں۔ پس دوسرے نوجوانوں کو بھی تقریر میں مہارت پیدا کرنے کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

مجلس شوریٰ

مجلس خدام الاحمدیہ کے سولھویں سالانہ اجتماع کا ایک اہم حصہ مجلس شوریٰ کا انعقاد تھا جس میں اہم تربیتی اور تنظیمی فیصلے کئے گئے۔ مجلس شوریٰ کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس مؤرخہ ۱۹ر اکتوبر کو آٹھ بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو چوہدری شبیر احمد صاحب نے فرمائی جس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

سب سے پہلے صدر محترم کی ہدایت پر مجلس کے معتمد ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب نے گذشتہ سال کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ جات کی تعمیل کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ پھر آپ نے وہ تجاویز پڑھ کر سنائیں جو مجلس شوریٰ کے ایجنڈے کے لئے مرکز میں موصول ہوئیں لیکن مختلف وجوہ کی بناء پر ایجنڈا میں شامل نہ کی گئیں۔ مکرم محمد رفیق صاحب مہتمم مال نے اضافہ جات دوران سال کی رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں مہتمم صاحب نے ایجنڈے کی تجاویز پڑھ کر سنائیں۔ ان تجاویز پر تفصیلی طور پر غور کر کے مناسب سفارشات پیش کرنے کے لئے محترم صدر مجلس نے نمائندگان کے مشورے سے دو سب کمیٹیاں مقرر کیں (۱) سب کمیٹی تعلیم جس کے ۱۱ ممبر مقرر ہوئے۔ (۲) سب کمیٹی مال جس کے ۱۵ ممبر مقرر ہوئے۔

نائب صدر اول و دوم کا انتخاب سب کمیٹیوں کی تشکیل کے بعد نائب صدر اول و دوئم کا انتخاب عمل میں آیا۔ معتمد صاحب نے دستور اساسی میں سے شرائط انتخاب عہدیداران پڑھ کر سنائیں جس کے بعد اس سلسلہ میں نام پیش ہوئے اور رائے شماری ہوئی پیشکردہ نام اور حاصل کردہ ووٹ حسب ذیل ہیں۔

(۱) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۳۴

(۲) مولوی غلام باری صاحب سیف ۱۰۹

(۳) چوہدری شبیر احمد صاحب ۷۴

(۴) میر مسعود احمد صاحب ۴۵

(۵) شیخ مبارک احمد صاحب ۲۷

انتخاب کا نتیجہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض منظوری بھیج دیا گیا اور حضور نے اگلے روز صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے نائب صدر اول اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کے نائب صدر دوم منتخب ہونے کی منظوری عطا فرمائی۔

دوسرا اجلاس

مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس ۲۰ر اکتوبر کو صبح ساڑھے نو بجے زیر صدارت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب شروع ہوا۔ جس میں سب کمیٹی تعلیم کی رپورٹ پر غور کیا گیا بحث و تمحیص کے بعد کثرت رائے سے مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) تربیتی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے اخراجات آئندہ مرکز برداشت کرے اور اس غرض سے پانچ صد روپیہ مخصوص کیا جائے۔

(۲) تربیتی کلاس سالانہ اجتماع سے پہلے یا معاً بعد ہوا کرے اور اجتماع کے تین دن بھی اس میں شامل ہوں۔

(۳) تعلیمی کلاس کے نصاب کی افادیت اور اہمیت ظاہر کرنے کے لئے مرکز پمفلٹ شائع کیا کرے جو ہر مجلس کو بھیجے جایا کریں۔

(۴) ہر ڈویژن میں بھی تعلیمی کلاس جاری کرنے کی اجازت دی جائے بشرطیکہ مرکزی کلاس میں مجالس کی نمائندگی پر کوئی اثر نہ پڑے

(۵) تعلیمی کلاس کو کامیاب بنانے کے لئے مرکزی نمائندہ مجالس کا دورہ کرے اور خدام کو کلاس میں شامل ہونے کی ترغیب دے

(باقی)

انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کی متفقہ قرارداد

منصب خلافت کے خلاف فتنہ پیدا کرنے والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے

کہ وہ ایمان بالخلافت رکھنے والی جماعت سے نکل گئے ہیں

ہم عہد کرتے ہیں کہ خلافتِ احمدیہ کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے ہم بڑی سے بڑی قربانی کیلئے ہر دم تیار رہیں گے

اور

اپنی اولادوں کو بھی ہر وقت اس کی تلقین و تاکید کرتے رہیں گے

ربوہ ــــ کل مورخہ ۲۶ اکتوبر کو انصار اللہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (آڈیٹر) قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حسب ذیل قرارداد پیش کی۔ جو کامل اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ متعدد مجالس کے نمائندگان نے اس اہم قرارداد کی تائید میں تقاریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کامل محبت و اخلاص اور گہری عقیدت کا اظہار کیا اور اس امر پہ زور دیا کہ خلافت کے خلاف فتنہ پیدا کرنے والوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ انہوں نے ایمان بالخلافت رکھنے والی جماعت سے اپنا تعلق منقطع کر لیا ہے اور اب وہ اس کے رکن نہیں ہیں۔ قرارداد کی تائید میں تقاریر کرنے والوں میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر۔ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب بشر زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان۔ مکرم سید بہاول شاہ صاحب زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ لاہور۔ مکرم محمد سلیم صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ جہلم اور مکرم سید سلیم الجابی صاحب نمائندہ مجالس انصار اللہ شام بھی شامل تھے ــ

"مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جمع ہونے والے ہم تمام نمائندگان جو مغربی پاکستان کے تمام اکناف کے علاوہ مشرقی پاکستان اور بیرون پاکستان کی اپنی اپنی مجالس انصار اللہ کی نمائندگی کے لئے اس جگہ جمع ہوئے ہیں اپنے اس عقیدہ کا ایک دفعہ پھر اعلان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سبز اشتہار اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے مصداق صرف سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ حضور ہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔ ہم حضور کو خلیفہ برحق یقین کرتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ کے ارشاد وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ کے تحت اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ مقرر کرتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے منصب پر فائز کر دے اسے کوئی انسان معزول نہیں کر سکتا۔

ہم سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے عہد اخلاص و وفاداری کی تجدید کے ساتھ ہی ان فتنہ پردازوں کی ریشہ دوانیوں سے نفرت اور برأت کا اعلان کرتے ہیں جنہوں نے منصب خلافت کے خلاف خفیہ و ظاہرہ فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اس طرح انہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ ایمان بالخلافت رکھنے والی جماعت سے نکل گئے ہیں

ہم عہد کرتے ہیں کہ خلافت احمدیہ کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے ہم بڑی سے بڑی قربانی کرنے کیلئے تیار رہیں گے۔ بلکہ اپنی اولادوں کو بھی ہر وقت اس کی تلقین اور تاکید کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

وما توفیقنا الا باللّٰہ

ہم نمائندگان عالمگیر سالانہ اجتماع انصار اللہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ۔

(۱) مولوی عبدالوہاب عمر
(۲) مولوی عبدالمنان عمرؔ
(۳) مولوی علی محمد اجمیری
(۴) فیض الرحمٰن فیضی
(۵) غلام رسول عرف ۳۵
(۶) اللہ رکھا گھٹیالیاں
(۷) عبدالحمید عرف ڈاہڈا
(۸) ملک عزیز الرحمٰن
(۹) عبداللطیف بیگم پوری
(۱۰) راجہ بشیر رازی
(۱۱) محمد یونس ملتانی
(۱۲) محمد حیات تاثیر
(۱۳) عطاء الرحمٰن راحت
(۱۴) نذیر احمد ریاض

نے اپنے عمل اور رویہ سے اپنے آپ کو ایمان بالخلافت رکھنے والی جماعت اور جماعت احمدیہ سے باہر رہنے والے اور دشمن ثابت کر دیا ہے۔ اور باوجودیکہ ان کو کافی موقع اصلاح اور عقائد کی درستی کا دیا گیا تھا۔ ان کی طرف سے کوئی قدم اصلاح کی طرف نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ ان میں سے جب راجہ بشیر احمد رازی نے خلافت سے عدم وابستگی کا اور عطاء الرحمٰن راحت نے جماعت احمدیہ سے عدم تعلق کا اظہار کر دیا ہے۔ تو ان کے دوسرے ساتھی ابھی تک ان کے ساتھ منسلک ہیں۔ اور اس طرح ثابت کر رہے ہیں کہ وہ بھی ان میں سے ہیں۔ اس واضح رویہ سے ان سب اشخاص نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کا حصہ اور رکن نہیں ہیں۔ لہٰذا حضور اس امر کی منظوری دیں کہ آئندہ ان اشخاص کو مرکزی جماعت احمدیہ یا اس کی کسی شاخ کا حصہ قرار نہ دیا جائے۔ اور نہ ہی ان کو کسی مجلس انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا جو دراصل جماعت کے ہی حصے ہیں کا فرد قرار دیا جائے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

حضور نے اس کی کارروائی آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

اجتماع کا پروگرام آج مورخہ ۲۷ اکتوبر کو بھی جاری ہے۔ اور آج شام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب اور اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوگا۔

انصار اللہ کا دوسرا اجتماع

(بقیہ صفحہ ۱)

آپ نے لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ انسان کس طرح برائیوں سے بچکر نیکیوں میں سبقت لے جانے کی توفیق حاصل کر سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے بنی نوع انسان کے ساتھ سچی ہمدردی کرنے اور مخلوق خدا کی بے لوث خدمت بجا لانے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ہم اس جذبہ کے ساتھ کام کریں گے۔ تو دنیا ہماری طرف متوجہ ہونے اور ہمیں اپنا ہمدرد و غمخوار تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔

محترم نائب صدر صاحب کی ایمان افروز تقریر کے بعد ۵ بجے شام کے قریب افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ورزشی مقابلے

پہلے اجلاس کے اختتام پر والی بال کا میچ شروع ہوا۔ جس میں انصار نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ میچ نہایت دلچسپ تھا۔ دونوں طرف سے بڑی سرگرمی کا اظہار کیا گیا۔ ایک ٹیم کے کیپٹن صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تھے۔ جو ان کے علاوہ مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب مکرم غلام یٰسین صاحب، پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب مکرم احمد حسین صاحب اور مکرم سید بشیر شاہ صاحب پر مشتمل تھی۔ دوسری ٹیم میں جس کے کیپٹن صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب تھے۔ مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم مکرم مولوی قمر الدین صاحب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مکرم ماسٹر فضل داد صاحب اور مکرم جنید ہاشمی صاحب شامل تھے کل دو گیم ہوئے اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ٹیم دونوں میں ہی کامیاب رہی

مشاہدہ و معائنہ

ورزشی پروگرام سے فارغ ہونے کے بعد جملہ انصار نے مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ نمازوں اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد مشاہدہ و معائنہ کا مقابلہ ہوا۔ جس میں بارہ انصار شریک ہوئے۔ اس مقابلے میں محمد شفیع خاں صاحب کراچی اول اور شیخ عبدالواحد صاحب ربوہ دوم آئے۔

رات ساڑھے سات بجے دوسرا اجلاس منعقد ہوا

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵)